عشرہ ذی الحجہ......فضیلت و اہمیت

حافظ ساجد انور

ذی الحجہ کا پہلا عشرہ عبادات اور اللہ تعالیٰ کی طرف انابت کے حوالہ سے انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔ان ایام میں جہاں ایک طرف حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے والے فقر کے لباس احرام میں ملبوس ہوکر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لبیک اللھم لبیک کی صدائیں لگاتے ہیں اور اپنے ایمان کو جلا بخشتے ہیں۔ وہیں دوسری طرف اس فریضے کی ادائیگی نہ کرنے والے اہل ایمان کے لیے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ترغیب وتحریض احادیث مطہرہ میں ہمیں نظر آتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ما من ایام العمل الصالح فیھا احب الی اللہ من ھذہ الایام ...یعنی الایام العشر......قالوا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والا الجھاد فی سبیل اللہ؟؟ قال: ولا الجھاد فی سبیل اللہ الا رجل خرج بنفسہ ومالہ فلم یرجع من ذلک بشیءٍ (صحیح بخاری) اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیک اعمال کے حوالہ سے ان دنوں سے زیادہ پسندیدہ دن اور کوئی نہیں۔(اس سے مراد ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن ہیں)۔صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ۔کیا جہاد بھی اس سے بڑھ کر نہیں ہے؟؟

آپؐ نے فرمایا: جہاد بھی اس سے بڑھ کر نہیں ہے الا یہ کہ کوئی شخص اپنی جان اور اپنا مال لے کر اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے نکلے اور واپس کچھ نہ لے کر آئے ۔ (یعنی شہادت بھی

نصیب ہو اور مال بھی خرچ ہو جائے۔)

ذی الحجہ کے ان دس دنوں کی فضیلت و اہمیت بیان کی گئی ہے اور احادیث مطہرہ میں ان دنوں میں عبادات کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن بکثرت لوگوں کو جہنم کی آگ سے آزاد کرتے ہیں۔ اس لیے زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا طلب گار رہنا چاہیے۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اعظم الایام عند اللہ یوم النحر ثم یوم القر (احمد و ابوداؤد من عبداللہ بن قرطؓ) ''اللہ تعالیٰ کے ہاں عظمت والا یوم النحر (قربانی کا دن) اور یوم عرفہ ہے۔ آپؐ نے اس دن کی سب سے بہترین دعا اسے قرار دیا ہے: لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شئی قدیر ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہت اور تعریف ہے۔ اور وہی ہر چیز پر قادر ہے''۔

یوم عرفہ کا روزہ

غیر حاجی کے لیے عرفہ کا روزہ رکھنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے اور اس کا عظیم اجر و ثواب ذکر کیا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یوم عرفہ کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یکفر السنۃ الماضیۃ والباقیۃ (رواہ مسلم عن ابی قتادہؓ) ''یہ روزہ ایک سال اگلے اور ایک سال پچھلے سال کا کفارہ بن جائے گا''۔

لیکن حاجی کے لیے افضل اور مستحب یہ ہے کہ وہ یوم عرفہ کا روزہ نہ رکھے تاکہ وہ حج کے موقع پر ذکر دعا اور دیگر عبادات کا حق ادا کر سکے۔ اور اسے کمزوری و نقاہت لاحق نہ ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمت کی سہولت کے پیش نظر خود بھی یوم عرفہ کا روزہ نہیں رکھا۔

حضرت ام فضل بنت الحارث رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس چند لوگ آئے اور عرفہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روزہ ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں اختلاف کرنے لگے۔ بعض نے کہا کہ آپؐ روزے سے ہیں اور بعض نے کہا کہ آپؐ روزہ سے نہیں ہیں میں نے (اصل حقیقت معلوم کرنے کے لیے) آپؐ کی خدمت میں دودھ کا پیالہ بھیجا۔

آپؐ اپنے اونٹ پر سوار وقوف فرما رہے تھے۔ آپؐ نے دودھ پی لیا (بخاری

ومسلم)۔عرفہ کے دن اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر اور دعائیں مسنون اور باعث اجر وثواب ہیں۔

یوم النحر......قربانی کا دن

حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے والے جہاں دیگر مناسک حج کی ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب اختیار کرتے ہیں وہیں غیر حاجی عام اہل ایمان کے لیے بھی اُن کی عبادت 'نحر' قربانی کے وقت کی فضیلت ہے۔اور جانوروں کی قربانی کو اللہ تعالیٰ کے تقرب کا ذریعہ بتایا گیا ہے اس اہم عبادت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور خشیت وللّٰہیت ہے۔ یہ بات قابل صد افسوس ہے کہ آج جہاں دیگر عبادات بھی تدریجاً ایک رسم و روایت کی صورت اختیار کرتی جارہی ہیں وہیں قربانی کو بھی نام ونمود اور نمائش کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے۔

قربانی کی اس اہم عبادت میں شریعت مطہرۃ کے پیش نظر یہ ہے کہ جانور کی قربانی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب اختیار کیا جائے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَ لَا دِمَآؤُهَا وَ لٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ

(الحج ۲۲:۳۷) اللہ تعالیٰ تک (قربانی کے جانوروں کا) نہ تو گوشت پہنچتا ہے اور نہ ہی خون بلکہ اللہ تعالیٰ تک تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔

قربانی کے ذریعے ایک اہم مقصد یہ بھی ہے کہ اعزا و اقربا کے لیے صدقہ و انفاق کی کیفیت ہو اور باہم محبت ومؤدت کے تعلقات کو بڑھایا جائے۔قربانی کا گوشت خود بھی کھانا مستحب ہے۔قربانی کے ذریعے شعائر اسلام کا اظہار اور اس کی عظمت واضح ہوتی ہے ۔قربان کا یہ عمل حاجیوں کے ساتھ مشابہت کا عمل ہے جس میں ایک گونہ ترغیب اور تشویق کا پہلو بھی غالب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قربانی کرنے والے کے لیے حاجیوں سے مشابہت کے پیش نظر اپنے بال نہ منڈوانا اور ناخن نہ کتروانا مستحب ہے۔